# جانوروں میں مضاربت کا طریقہ



ریفرنس نمبر: Lar 10391 تاریخ: 21-01-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کے پاس کچھ رقم ہے اور وہ اسامہ کو جانور خرید کے دینا چاہتا ہے، اسامہ ان جانوروں کو پالے گا اور وہ جانور قربانی پہ فروخت کیے جائیں گے۔ جو منافع ہو گا وہ دونوں آپس میں برابر تقسیم کریں گے، اس طریقے سے شرکت کرنا کیسا ہے؟ اگر ناجائز ہے، تو اس کا درست طریقہ ارشاد فرمادیں۔

نوٹ: جانور ابھی تک نہیں خریدے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں بیان کردہ طریقہ (جس میں ایک شخص جانور دے گا اور دوسرا ان کو پالے گا اور بقر عید پہ ان کو فروخت کر کے حاصل ہونے والا منافع آپس میں برابر، برابر تقسیم کر لیا جائے گا) کے مطابق عقد کرنا شرعاً درست نہیں ہے، بلکہ یہ اجارہ فاسدہ ہے، کیونکہ اس میں اجرت مجہول ہے کہ معلوم نہیں بقر عید تک یہ جانور زندہ بھی رہیں گے یا نہیں اور جب بکیں گے تو کتنی قیمت لگے گی؟ جبکہ اجارے میں اجرت کا معلوم ہونا ضروری ہے، ورنہ اجارہ فاسد ہو جاتا ہے، اس کا ایک درست طریقہ یہ ہے کہ زید اور اسامہ آپس میں مضاربت کر لیں یعنی زید اسامہ کو رقم دے دے تاکہ وہ اس رقم سے جانور خریدے اور ان کے چارے وغیرہ کے اخراجات بھی اسی رقم سے کرے، پھر بقر عید کے موقع پہ انہیں فروخت کر دے اور نفع میں دونوں کا حصہ فیصد کے اعتبار سے طے کر لیں اور اس میں دونوں کو اختیار ہے کہ باہم برابر حصہ طے کریں یا کم و بیش اور مضاربت میں نفع نکالنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ چیز فروخت ہونے کے بعد، پہلے مضاربت سے متعلق ہونے والے ضروری اخراجات (جیسا کہ یہاں جانور لانے کے لیے گاڑی کا کرایہ، ان کو پالنے کا خرچہ وغیرہ) نکالے جائیں، اصل انویسٹ کو پورا کیا جائے، اس کے بعد جو بچے وہ خالص نفع ہے، جو دونوں کے درمیان طے شدہ فیصد کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے گا۔

اگر مضاربت میں نقصان ہو جائے، تو اس کا اصول یہ ہوتا ہے کہ کام کرنے والے کی تعدی (لاپرواہی) کے بغیر نقصان ہو جائے، تو نفع سے پورا کیا جاتا ہے اور اگر نقصان نفع سے زیادہ ہو، تو ایسی صورت میں مالی نقصان، مال والے کا ہوتا ہے، کام کرنے والے کی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔

بحر الرائق میں ہے:" إذا دفع بقرة إلى آخر يعلفها ليكون الحادث بينهما بالنصف فالحادث كله لصاحب البقرة، وله على صاحب البقرة ثمن العلف، وأجر مثله" جب کوئی شخص گائے کسی دوسرے کو دے کہ وہ اسے چارہ کھلائے تاکہ جو کچھ اس سے پیدا ہو وہ ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہو، تو جو کچھ اس سے پیدا ہو گا، وہ گائے والے کا ہو گا اور وہ پالنے والے کو گائے کے چارے کی قیمت اور اس کے عمل کی اجرت مثل دے گا۔

**(البحر الرائق، جلد6، صفحہ129، مطبوعہ کوئٹہ)**

فتاوی امجدیہ میں ہے:" جانور کو اس طرح چرائی پہ دینا کہ جو بچہ پیدا ہو گا اس کے نصف کا حق دار چرانے والا ہو گا، ناجائز ہے اور یہ اجارہ فاسدہ ہے۔" **(فتاوی امجدیہ، جلد3، صفحہ282، مکتبہ رضویہ، کراچی)**

در مختار میں ہے:" (و) تفسد (بجهالة المسمى) كله أو بعضه" ترجمہ: اور مقررہ اجرت مکمل یا بعض مجہول ہونے سے اجارہ فاسد ہو جاتا ہے۔ **(الدر المختار مع رد المحتار، جلد06، صفحہ48، دار الفکر، بیروت)**

در مختار میں مضاربت کی تعریف کرتے ہوئے علامہ علاؤ الدین حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:" عقد شركة في الربح بمال من جانب رب المال وعمل من جانب المضارب" ترجمہ: رب المال کی طرف سے مال اور مضارب کی طرف سے عمل کے ساتھ نفع میں عقد شرکت کا نام مضاربت ہے۔

**(در مختار مع رد المحتار، جلد8، صفحہ497، مطبوعہ کوئٹہ)**

در مختار میں مضاربت کی شرائط بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا:" (وكون الربح بينهما شائعا) فلو عين قدرا فسدت (وكون نصيب كل منهما معلوما) عند العقد" ترجمہ: نفع کا مضارب اور رب المال کے درمیان شائع ہونا (یعنی فیصدی اعتبار سے ہونا)۔ پس اگر اس نے (رقم میں) کوئی مقدار معین کر دی، تو مضاربت فاسد ہو جائے گی اور عقد کے وقت ہی ان میں سے ہر ایک کا حصہ معلوم ہونا۔

**(الدر المختار مع رد المحتار، جلد05، صفحہ648، دار الفکر، بیروت)**

در مختار میں ہے:" (ويأخذ المالك قدر ما أنفقه المضارب من رأس المال إن كان ثمة ربح، فإن

استوفاه و فضل شيء) من الربح (اقتسماه) على الشرط،لأن ما أنفقه يجعل كالهالک، والهالک يصرف إلى الربح كما مر.(وإن لم يظهر ربح فلا شيء عليه) أي المضارب"ترجمہ:اگروہاں نفع ہو،تومالک اتنامال لے گا جتنا مضارب نے راس المال میں سے خرچ کیا،پس اگر وہ اس کو پورا کر دے اور نفع میں سے کچھ بچ جائے،تو وہ دونوں اس کو طے شدہ حساب سے تقسیم کرلیں،کیونکہ جو اس نے خرچ کیا وہ ہلاک ہونے والے کی طرح ہے اور ہلاک ہونے والے کو نفع کی طرف پھیرا جاتا ہے،جیسا کہ گزرا اور اگر نفع ظاہر نہ ہو،تو مضارب پر کچھ نہیں ہے۔

(الدرمختار مع ردالمحتار،جلد5،صفحہ658،دارالفکر،بیروت)

بہار شریعت میں ہے:" جو کچھ نفع ہوا پہلے اس سے وہ اخراجات پورے کیے جائیں گے جو مضارِب نے راس المال سے کیے ہیں،جب راس المال کی مقدار پوری ہوگئی،اُس کے بعد کچھ نفع بچا،تو اُسے دونوں حسبِ شرائط تقسیم کرلیں اور نفع کچھ نہیں ہے تو کچھ نہیں۔" (بہارشریعت،جلد3،حصہ14،صفحہ25،مکتبۃ المدینہ،کراچی)

امام اہلسنت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں:"مضارب کے ذمہ نقصان کی شرط باطل ہے،وہ اپنی تعدی ودست درازی وتضییع کے سوا کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں،جو نقصان واقع ہو،سب صاحبِ مال کی طرف رہے گا۔" (فتاوی رضویہ،جلد19،صفحہ131،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــہ**

**مفتی ابوالحسن محمدھاشم خان عطاری**

07 جمادی الثانی1442ھ/21جنوری2021ء



نوٹ:دارالافتاءاہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاءاہلسنت کے آفیشل پیج/daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے